36734 - جھوٹی یا سچی قسم اٹھانے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس کا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟

سوال

افسوس کہ بچپن سے ہی مجھے سچی یا جھوٹی قسمیں اٹھانے کی عادت ہے، میں نے اس بری عادت کو چھوڑنے کی بہت کوشش کی لیکن، میرا خیال ہے کہ اب میں صحیح راستے پر گامزن ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ:
پچھلی قسموں کا حکم کیا ہے، مجھے کیا کرنا ہو گا تا کہ اللہ تعالی مجھے معاف کردے؟
کیا ہر قسم کے بدلے میں کفارہ ادا کروں، لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے اٹھائی گئی قسموں کی تعداد کا علم نہیں ؟

جواب کا خلاصہ

آپ نے جو قسمیں مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اٹھائی ہیں اور انہیں توڑ دیا ان میں آپ پر کفارہ واجب ہوتا ہے.

اور وہ قسمیں جو آپ نے ماضی میں کیے گئے یا نہ کردہ کام پر اٹھائی ہیں اور اس میں آپ جھوٹے ہیں تو اس میں آپ پر کفارہ نہیں، بلکہ آپ کےذمہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ و استغفار کرنی ہے، اللہ تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے.

اللہ تعالی آپ کو توفیق عطا فرمائے اور آپ کے گناہ معاف کرے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قسمیں تین قسم کی ہیں:

پہلی:

منعقد شدہ قسمیں:

یہ وہ قسمیں ہیں جو قسم کھانے والے نے قصدا اٹھائی ہوں اور اس کا مصممصم ارادہ کیا ہو، اور کسی مستقل کے معاملے میں ہو کہ وہ اسے کرے یا نہیں کرے گا.

اس کا حکم یہ ہے کہ: اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جس کسی شخص نے بھی کوئی کام کرنے کی قسم اٹھائی اور پھر وہ کام نہ کیا، یا پھر کوئی کام نہ کرنے کی قسم اٹھائی اور پھر وہ کام کر لیا تو اس کے ذمہ کفارہ ہے)

اس میں سب علاقوں کے فقہاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: مسلمانوں کے اجماع کے مطابق جس قسم میں کفارہ ہے، وہ قسم ہی جو مستقل کے افعال پر اٹھائی گئی ہو).

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (9 / 390).

دوسری:

لغو قسم: یہ وہ قسم ہے جو قسم کے ارادہ سے نہ اٹھائی گئی ہو، اوراس قسم میں کفارہ نہیں ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری ان قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا جو لغو ہوں (پختہ نہ ہوں) ہاں وہ ان قسموں کا مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دلوں کے قصد اور فعل سے ہو، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور بردبار ہے البقرۃ (225).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

یہ آیت اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا .

آدمی کے اس قول کے متعلق نازل ہوئی کہ: نہیں اللہ کی قسم، اور کیوں نہیں اللہ کی قسم.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4613).

اور اگر کوئی شخص ایسی چیز پر قسم اٹھائے اور وہ اسے اسی طرح خیال کرے جیسے اس نے قسم اٹھائی ہے، اور وہ اس کے خلاف ظاہر ہو تو اکثر اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے، اور یہ لغو قسم میں شمار ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور جو کوئی کسی چیز پر قسم اٹھائے جس کے متعلق اس کا خیال ہو کہ وہ ایسی ہی ہے جیسے اس نے قسم اٹھائی ہے، اور وہ اس طرح نہ ہو تو اس پر کفارہ نہیں؛ کیونکہ یہ لغو قسم میں سے ہے.

اکثر اہل علم کے ہاں اس قسم پر کفارہ نہیں ہے، یہ ابن منذر کا قول ہے، اور ابن عباس، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی تعالی عنہم، اور ابو مالك، زرارہ بن اوفی، نخعی، مالك، ابو حنیفہ، اور ثوری رحمہم اللہ سے مروی ہے.

اور اسے لغو قسم کہنے والوں میں مجاہد، سلیمان بن یسار، اوزاعی، الثوری، اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب شامل ہیں.

اور اکثر اہل علم کے ہاں لغو قسم میں کفارہ نہیں ہے، ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا.

اور یہ بھی اسی میں سے ہے، اور اس لیے بھی کہ اس سے مخالفت مقصود نہیں ہے.

تیسری:

یہ کہ کسی پچھلی چیز پر قسم اٹھائی جائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو، یہ قسم کبیرہ گناہ میں شامل ہوتی ہے، اور جمہور علماء کے ہاں اس پر کفارہ نہیں؛ کیونکہ یہ کفارہ ادا کرنے سے بڑی ہے.

جب یہ معلوم ہو گیا تو آپ نے جو منعقدہ قسمیں اٹھائی ہیں اور انہیں پورا نہیں کیا تو اس میں آپ پر کفارہ لازم آتا ہے.

اور اگر آپ کو ان قسموں کی تعداد کا علم نہیں تو آپ کوشش کر کے اتنے کفارے ادا کریں جن کی ادائیگی سے آپ کے گمان میں غالب آجائے کہ آپ اس سے بری الذمہ ہو گئے ہیں.

اور ان قسموں میں جو ایك ہی فعل پر تھیں، یا کسی ایك ہی فعل کے ترك کرنے پر تھیں، تو اس میں ایك ہی کفارہ ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ: آپ یہ قسم اٹھائیں کہ فلاں سے کلام نہیں کرینگے، اور پھر اسے توڑ دیا اور کفارہ ادا نہیں کیا، پھر آپ نے قسم اٹھائی کہ اس سے کلام نہیں کرینگے، اور اس قسم کو دوبارہ توڑ دیا تو آپ پر ایك کفارہ ہی لازم آئے گا.

لیکن مثلا اگر آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ اس سے کلام نہیں کرینگے، اور پھر قسم اٹھائی کہ اس کا کھانا نہیں کھائیں گے تو اس صورت میں آپ کو دو کفارے ادا کرنا ہونگے، اس کی تفصیل سوال نمبر (34730) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ وہاں دیکھ سکتے ہیں.

والله تعالى اعلم.